[1996] سپریم کورٹ رپوٹس 7.S.C.R

ازعدالت عظمی

ڈاکٹر شیودیو سنگھ گریوال بذریعے

ڈاکٹر امریک سنگھ سندھو

بنام

ہرگوربچن سنگھ گریوال

7اکتوبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

مجموع ضابطہ دیوانی، 1908:

آرڈر IX، قاعدہ 13 — ایک طرفی حکم نامے کو منسوخ کرنے کی درخواست — حد — دعویٰ استقرار حق وقبضہ — ملائیشیا میں مقیم مدعا علیہ — سمن جاری ہونے کے ایک ماہ بعد ایک طرفی حکم نامہ منظور ہوا — مدعا علیہ نے 11 دن کی تاخیر کے ساتھ ایک طرفی حکم نامے کو الگ کرنے کے لیے درخواست دائر کی — درخواست کو مسترد کرنے سے نیچے عدالتیں — منعقد، ٹرائل کورٹ کو کافی وقت دینا چاہیے تھا تاکہ مدعا علیہ کو مقدمہ لڑنے کا موقع ملے — ان حالات میں یہ نتیجہ اخذ کرنا جائز ہوگا کہ شاید وقت کے اندر اس پر نوٹس نہیں دیا گیا ہو گا — مزید برآں، درخواست مختار نامہ کے بذریعے دائر کی گئی تھی — درخواست کو مسترد کرنا — ایک طرفی درخواست کو مسترد کرنا — معاملے کا فیصلہ میرٹ پر کیا جائے گا۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار: دیوانی اپیل نمبر 13242 آف 1996۔

1994 کے سی آر نمبر 311 میں پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے 25.7.94 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل کنندہ کے لیے آر کے جین میسر کی ابھا آر شرما اور نیرج جین

جواب دہندہ کی طرف سے پی پی راؤ، سنجے بنسل اور جی کے بنسل

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اجازت دی گئی۔

ہم نے دونوں طرف سے قابل مشورے سنے ہیں۔

یہ اپیل پنجاب اور ہریانہ عدالت عالیہ کے فاضل واحد جج کے 25 جولائی 1994 کو سی آر نمبر 311 / 94 میں دیے گئے حکم سے پیدا ہوتی ہے۔ یہ بدقسمتی کی بات ہے کہ بھائیوں کو جائیداد کے حوالے سے قانونی لڑائی لڑنی پڑتی ہے۔ ہم اس معاملے میں اہلیت کے بارے میں کوئی رائے ظاہر نہیں کر رہے ہیں۔ یہ بیان کرنا کافی ہے کہ مدعا علیہ نے ٹرائل عدالت کی فائل پر دعویٰ دیوانی نمبر 178 / 85 دائر کیا تا کہ جائیداد کو مالک کے طور پر ملکیت کا اعلان کیا جا سکے اور اس پر قبضہ کیا جا سکے۔ مذکورہ مقدمہ 27 مئی 1985 کو دائر کیا گیا۔ سمن کی خدمت کے مطابق، نومبر 1985 کو ملائیشیا سے اس معاملے میں اپیل کنندہ کا تحریری دلائل پوسٹ کے بذریعے بھیجا۔ بالمقابل پر، لدھیانہ کے سب جج قابل مقدمہ خارج کر دیا۔ ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعد میں مدعا علیہ نے اپنے لقب کے اعلان کے لیے موجودہ مقدمہ دائر کیا اور اس مقدمے کا 22 جولائی 1986 کو یک طرفہ فیصلہ سنایا گیا۔ اپیل کنندہ نے 24 دسمبر 1986 کو ایک طرفہ فرمان کو کالعدم قرار دینے کے لیے درخواست دائر کی جسے مسترد کر دیا گیا۔ اپیل پر، اس کی تصدیق ہوئی اور نظر ثانی میں، عدالت عالیہ نے مداخلت کرنے سے انکار کر دیا۔ اس طرح خصوصی اجازت کے ذریعے یہ اپیل۔

اس میں کوئی تنازعہ نہیں ہے کہ کرایہ دار، ڈاکٹر امریک سنگھ سندھو نے 22 اگست 1986 کو مدعا علیہ کے خلاف مشرقی پنجاب شہری کرایہ پابندی قانون کی دفعہ 13 کے تحت درخواست دائر کی تھی جس میں انہوں نے ذکر کیا تھا کہ مدعا علیہ کی طرف سے دائر مقدمہ 22 جولائی 1986 کو فیصلہ دیا گیا تھا۔ یہ حقیقت 13 نومبر 1986 کو مدعا علیہ کے علم میں آئی تھی اور مدعا علیہ کی طرف سے حاصل کردہ ایک طرفہ فرمان کو کالعدم قرار دیتے ہوئے فوری کارروائی کی گئی تھی۔ مانا جاتا ہے کہ آرڈر IX، قاعدہ 13 سی پی سی کے تحت درخواست 24 دسمبر 1986 کو صرف 11 دن کی تاخیر کے ساتھ دائر کی گئی تھی۔ درخواست داخل کرنے میں شاید ہی کوئی تاخیر ہوئی ہو۔ سوال یہ ہے کہ: کیا اپیل کنندہ نے ایک طرفہ فرمان کو کالعدم قرار دینے کے لیے درخواست دائر نہ کرنے کی کافی وجہ دکھائی ہے؟

تسلیم شدہ موقف یہ ہے کہ اپیل کنندہ ملائیشیا میں مقیم ہے۔ مقدمے میں سمن ملائیشیا بھیجنے کے ایک ماہ بعد اسے یک طرفہ مقرر کیا گیا۔ اتنی مختصر مدت میں ملائیشیا میں سمن موصول ہونے کی شاید ہی توقع کی جاتی ہے۔ ٹرائل کورٹ نے قانون کے گرائمر کی پیروی کی لیکن عدالت نے کافی طویل وقت دیا ہوتا تا کہ اپیل کنندہ کو مقدمہ لڑنے کا موقع ملے۔ ایک اہم حقیقت جسے نظر انداز نہیں کیا جا سکتا وہ یہ ہے کہ جائیداد کی ملکیت سے متعلق معاملات میں، ہر فریق جائیداد کا مالک ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ اس سے پہلے کے موقع پر، جب مدعا علیہ کی طرف سے حق کا اعلان کرنے کی کوشش کی گئی تھی اور جب اس پر سمن جاری کیا گیا تھا، تو فوری طور پر، اپیل کنندہ نے اپنے دعوے کو چیلنج کرتے ہوئے اپنا تحریری بیان بھیجا تھا۔ وہ ایک طرفہ رہنے سے فائدہ اٹھانے کے لیے کھڑا نہیں ہوگا۔ مذکورہ بالا سے یہ واضح ہو جائے گا کہ عام طور پر اگر کسی کو نوٹس موصول ہوا ہے تو کوئی بھی یہ توقع نہیں کر سکتا کہ وہ مقدمہ نہیں لڑے گا یا یک طرفہ رہے گا اور اس کے خلاف ایک طرفہ حق کا اعلان نہیں ہونے دے گا۔ ان حالات میں یہ نتیجہ اخذ کرنا جائز ہوگا کہ ہو سکتا ہے کہ اس وقت کے اندر اس پر نوٹس جاری نہ کیا گیا ہو۔ 13 نومبر 1986 کو مدعا علیہ کی طرف سے اس کے خلاف حاصل کردہ ایک طرفہ فرمان کے بارے میں معلوم ہونے پر، اپیل کنندہ نے اپنے پاور آف اٹارنی کے بذریعے 24 دسمبر 1986 کو درخواست دائر کی۔ کسی کو یہ معلوم ہوگا کہ جب تک اٹارنی ہولڈر اپیل کنندہ سے رابطہ نہیں کرتا اور درخواست دائر کرنے کے لیے اس کی ہدایات حاصل نہیں کرتا، اس کے لیے معاملے پر

آگے بڑھنا ممکن نہیں ہوگا۔ ان حالات میں، درج ذیل عدالت عالیان کی طرف سے اپنایا گیا نقطہ نظر واضح طور پر بلا جواز ہے۔

اس کے مطابق اپیل کی اجازت ہے۔ آرڈر IX، قاعدہ 13 سی پی سی کے تحت درخواست کو مسترد کر دیا گیا ہے۔ ایک طرفہ فرمان کو الگ کر دیا جاتا ہے۔ فریقین کے لیے یہ کھلا ہے کہ وہ معاملے کا فیصلہ میرٹ پر کریں۔ کوئی لاگت نہیں۔

آر۔ پی۔

اپیل کی منظوری دی گئی۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document